حصہ ۲

تفسیر ابن کثیر

امام المفسرین حافظ عماد الدین ابو الفدا اسمٰعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی

ترجمہ

امام العصر مولانا محمد جونا گڑھی

تحقیق و نظر ثانی

محدث العصر حافظ زبیر علی زئی

تقریظ

ابو الحسن مبشر احمد ربانی

حافظ صلاح الدین یوسف

پارہ ۰۶ تا پارہ ۱۲

مکتبہ اسلامیہ

maktabaqudqusia.com

۲

تفسیر ابن کثیر

تالیف

امام المفسرین حافظ عماد الدین

ابو الفداء اسمٰعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ

المتوفی ۷۷۴ھ

ترجمہ

امام العصر مولانا محمد جوناگڑھی رحمہ اللہ

المتوفی ۱۳۶۰ھ

مکتبہ اسلامیہ

maktabaqudusia.com

CamScanner

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر
قرآن سن کر اہل ایمان کے دل نرم اور آنکھیں بہہ پڑتی ہیں	5
اپنی طرف سے کسی چیز کو حلال یا حرام کرنے کی ممانعت	6
لغو قسموں پر کفارہ نہیں ہے	9
شراب اور جوئے کی حرمت	11
انصاب اور ازلام	12
حرمت شراب، احادیث کی روشنی میں	12
بحالت احرام شکار کرنے کا حکم	18
اس مسئلہ کے متعلق سلف کے اقوال	22
احرام کی حالت میں سمندری شکار کا حکم	23
احرام کی حالت میں بری شکار کا حکم	25
رزق حلال پر قناعت	27
فضول سوالوں کی ممانعت	27
بتوں کے نام پر چھوڑے ہوئے جانوروں کی حقیقت	30
علیکم انفسکم کی تفسیر اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر	32
سفر میں مرنے والے کی وصیت اور معتبر گواہی	34
روز قیامت پیغمبروں سے استفسار	37
عیسیٰ علیہ السلام پر انعامات الٰہی کا تذکرہ	38
آسمان سے مائدہ کا نزول	40
نزول مائدہ سے متعلق سلف کی روایات	41
قریش کا سوال اور پیغام جبرئیل علیہ السلام	44
روز قیامت عیسیٰ علیہ السلام سے جواب طلبی	45
امت کی بخشش کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آہ وزاری	46
روز محشر کامیاب ہونے والے	47
تفسیر سورۃ الانعام	48
فضائل سورۂ انعام	48
اللہ کی قدرت کاملہ اور انسان	48
معاندین کا انجام	50
مشرکوں کی ذہنیت اور صاف دلائل کا بیان	51
آسمان وزمین کے مالک ہی کی بندگی کریں	52
نفع ونقصان کا مالک صرف اللہ ہے	54
روز قیامت مشرکین اور ان کے شرکا کا انجام	55
روز قیامت کفار کیا کہیں گے؟	57
منکرین قیامت کا انجام	58
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش کہ کوئی جہنم میں نہ جائے	59
کفار مکہ کی قلبی شہادت	59
معجزات کا صدور رب تعالیٰ کی مرضی سے ہوتا ہے	62
جانور، الگ امتیں اور روز حشر	62
عقیدۂ توحید اور مشرکین مکہ	63
بدحالی وخوشحالی ایک آزمائش ایک ڈھیل	64
معاندین سے وعظ حق	65
غیب کے خزانوں کا مالک کون؟	66
صحابہ رضی اللہ عنہم کا دفاع عرش والا خود کرتا ہے	67
شان رحیمیت	69
عذاب بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی سے اترتا ہے	70
موت صغریٰ وکبریٰ کا بیان	71

maktabaqaddusia.com

CamScanner

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا
عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ﴿٨٤﴾
فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ
وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾

ع ۱۱

ترجمہ: اور جب وہ اس قرآن کو سنتے ہیں جو اس رسول کی طرف اتارا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھیں آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا یوں کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم مسلمان ہو گئے تو ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لیجئے جو تصدیق کرتے ہیں۔[۸۳] اور ہمارے پاس کونسا عذر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو حق ہم کو پہنچا ہے اس پر ایمان نہ لائیں اور اس بات کی امید رکھیں کہ ہمارا رب ہم کو نیک لوگوں کی معیت میں داخل کر دے گا۔[۸۴] سو ان کو اللہ تعالیٰ ان کے قول کی پاداش میں ایسے باغ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے۔[۸۵] اور جو لوگ کافر رہے اور ہماری آیات کو جھوٹا کہتے رہے وہ لوگ دوزخ والے ہیں۔[۸۶]

قرآن سن کر اہل ایمان کے دل نرم اور آنکھیں بہہ پڑتی ہیں: [آیت:۸۳۔۸۶] اور جب وہ رسول اللہ ﷺ پر اتری ہوئی وحی کو سنتے ہیں، تو تم ان کی آنکھوں کو دیکھو گے کہ آنسوؤں سے بھری ہوئی ہوں گی کیونکہ وہ اس بشارت کو پہچان گئے ہیں جو بعثت محمد ﷺ سے متعلق انہوں نے اپنی کتابوں توراۃ اور انجیل میں دیکھی تھیں، چنانچہ وہ کہنے لگتے ہیں کہ اے رب ہم محمد ﷺ پر ایمان لے آئے اب تو ہم کو اس گروہ میں شامل رکھ جنہوں نے شہادت دی ہے اور ایمان لے آئے ہیں۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہ آیت نجاشی اور اس کے ساتھیوں سے متعلق نازل ہوئی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ﴿مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾ سے محمد ﷺ اور ان کی امت مراد ہے جنہوں نے اپنے نبی کے لئے گواہی دی ہے کہ نبی نے حق تبلیغ ادا کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کی بھی گواہی دی ہے کہ وہ تبلیغ کا فریضہ ادا کر چکے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ﴿تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ﴾ سے وہ کاشت کار لوگ مراد ہیں جو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ سے آئے تھے اور جب رسول اللہ ﷺ نے قرآن سنایا تو وہ ایمان لے آئے، ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ''جب تم اپنے وطن جاؤ گے تو اپنے سابقہ مذہب میں لوٹ تو نہیں جاؤ گے؟ وہ کہنے لگے کہ ہم اپنے اس دین سے تو ہرگز نہ پلٹیں گے۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کو اس طرح نقل فرمایا ہے ﴿وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَ نَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ﴾ یعنی ''آخر ہم کیوں ایمان نہ لائیں اللہ تعالیٰ پر اور اللہ تعالیٰ کی وحی پر۔ ہماری تو عین خواہش ہے کہ ہمارا رب ہمیں قوم صالحین میں داخل فرما لے۔'' یہ نصاریٰ لوگ تھے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ اہل کتاب میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں اور تمہارے قرآن اور اپنی انجیل پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس سے پہلے بھی انجیل پر ایمان لائے تھے۔ اور جب قرآن ان پر تلاوت کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہے ہم تو پہلے ہی مسلمان ہیں۔[۲۸/القصص:۵۲۔۵۳] اسی لئے یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے اس اعتراف کے سبب انہیں جنتیں دی جائیں گی جن میں پانی کے چشمے بہہ رہے ہونگے۔ یہ ان

چیزوں کو اپنے اوپر حرام نہ کرلو لیکن یہ واقعہ نکاح متعہ کو حرام قرار دیے جانے سے پہلے کا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس پکی ہوئی کھیری کا تحفہ آیا۔ لوگ مل کر کھانے لگے تو ایک آدمی مجلس سے ہٹ گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا آؤ شریک ہو جاؤ تو کہنے لگا کہ میں نے تو اس کے نہ کھانے کی قسم کھالی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آؤ کھالو قسم توڑ ڈالو اور کفارہ دے دو۔ پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ کہتے ہیں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے ایک مہمان کو دعوت دی لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہونے کی وجہ سے دیر ہوگئی۔ گھر آ کر معلوم ہوا کہ مہمان کو منتظر رکھا گیا اور کھانا نہیں کھلایا گیا تو بیوی پر غضبناک ہو کر کہا کہ میرے واسطے تم نے مہمان کو بھوکا رکھا' مجھ پر آج کھانا ہی حرام ہے۔ عورت نے کہا ہاں مجھ پر بھی حرام ہے میں بھی نہیں کھاؤں گی۔ مہمان نے یہ دیکھ کر کہا مجھ پر بھی حرام ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوئے۔ پھر ہاتھ بڑھا کر کھانے لگے اور کہا بسم اللہ پڑھ کر سب شروع کرو۔ غرض یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آیت بالا نازل ہوئی۔ یہ حدیث اثر منقطع سمجھی جاتی ہے۔

صحیح بخاری کی وہ حدیث جس میں واقعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے مہمانوں کا ہے وہ بھی اسی کے مشابہ ہے اور وہ اور یہ دونوں قصے اس بات کی دلیل ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ علما کا مسلک ہے کہ جس نے اپنے اوپر کوئی طعام یا لباس یا عورتوں کو چھوڑ کر اور کوئی چیز حرام کر لی تو وہ حرام نہیں ہو جاتی اور اس کا کفارہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیز اپنے اوپر حرام نہ بنالو۔ یہی تو وجہ ہے کہ جس نے گوشت کھانا اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارہ دینے کا حکم نہیں دیا تھا۔ لیکن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں کہ جس نے کوئی کھانا پینا' لباس یا اور کوئی چیز حرام کر لی تو قسم کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا' اس لئے کہ جب کوئی شخص قسم کے ذریعہ ترک اپنے اوپر لازم کر لے تو جیسے قسم کا کفارہ لازم آتا ہے اسی طرح بغیر قسم کے مجرد تحریم سے بھی غیر لازم کو لازم قرار دینے کی پاداش میں اس سے مواخذہ کیا جانا چاہئے جو کفارہ کی صورت میں ہو سکتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی فتویٰ دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول سے بھی یہی نکلتا ہے۔ ارشاد ہے ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ﴾ [٦٦/التحریم:١] اور فرمایا ﴿قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ﴾ [٦٦/التحریم:٢] یعنی ''اے نبی! اپنی بیویوں کی خوشنودی کی خاطر اللہ تعالیٰ نے جو تم پر حلال کر دیا ہے اس کو کیوں حرام کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔'' پھر فرمایا ''کہ اللہ تعالیٰ تم پر فرض کرتا ہے کہ اپنی قسموں کو توڑ دو'' یہاں آیت مذکورہ بالا کے ذکر کے بعد یمین کے کفارہ کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ یمین کا ذکر نہ بھی ہو اور اپنے اوپر حرام کر لیا ہو تو بھی مستحق کفارہ ہونے میں بمنزلہ یمین ہی کے ہے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ. مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بعض بزرگ صحابہ جیسے عثمان بن مظعون، اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارادہ کیا کہ ترک دنیا کر لیں گے خصی ہو جائیں گے' ٹاٹ کے سوا کچھ نہ پہنیں گے تو آیت متذکرہ اتری جس کے آخر میں فرمایا گیا کہ جس اللہ تعالیٰ پر تم ایمان لا چکے اس سے ڈرو۔

عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عثمان بن مظعون، علی بن ابی طالب' ابن مسعود، مقداد بن اسود' سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہم ان اصحاب نے ترک دنیا کا قصد کر لیا' گھروں میں بیٹھ گئے' عورتوں کو چھوڑ دیا' ٹاٹ پہن لیا' طعام و لباس کی اچھی اچھی چیزیں سب اپنے اوپر حرام کر لیں' بنی اسرائیل کے رہبانوں کا سا کھانا پینا اختیار کر لیا' خصی ہونے کا قصد کیا' اتفاق کر لیا کہ رات بھر نماز پڑھا کریں گے اور دن بھر روزہ رکھیں گے۔ تو یہ آیت اتری کہ طیبات خداوندی کو اپنے اوپر حرام نہ بنالو' حد سے آگے نہ بڑھ جاؤ' ہم ایسے لوگوں کو ہرگز پسند نہیں کرتے۔ یہ مسلمانوں کا طریقہ نہیں کہ عورتوں سے الگ رہنا' اچھا کھانا پینا اور اچھا لباس چھوڑ دینا' رات بھر جاگنا' دن بھر روزہ رکھنا' خصی ہو جانا یہ سب غلط طریقے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے۔ کبھی نفل روزہ رکھو کبھی نہ رکھو'

مَنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ ایک مطلق آیت ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک جگہ پے در پے کے وجوب کی صراحت ہے۔ احناف اور حنابلہ کا بھی یہی قول ہے۔ وہ اس روایت کی بنا پر کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ایک قرأت ہے ﴿فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مُّتَتَابِعَاتٍ﴾ اصحاب ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح پڑھتے تھے اگرچہ یہ قرأت متواتر طور پر ثابت نہیں، لیکن کم از کم خبر واحد ضرور ہے یا صحابہ کی تفسیر سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب کفارہ کی آیت اتری تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ان تینوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے میں آزاد ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہاں چاہو تو غلام آزاد کر دو یا کسی کو لباس پہنا دو یا کھانا کھلا دو اور کچھ بھی نہیں تو تین دن کے پے در پے روزے رکھو'' اور یہ حدیث غریب ہے۔ ﴿ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ﴾ یہ یمین کا شرعی کفارہ ہے ﴿وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ﴾ یعنی کفارہ ادا کئے بغیر نہ رہنا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح وضاحت کے ساتھ اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ شاید تم شکر ادا کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۱۲ ۷ ۲

ترجمہ: اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں سو ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم کو فلاح ہو[۹۰] شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کر دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی باز آؤ۔[۹۱] اور تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے رہو اور احتیاط رکھو اگر اعراض کرو گے تو یہ جان رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا تھا۔[۹۲] ایسے لوگوں پر جو کہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں جبکہ وہ لوگ پرہیز رکھتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں سے محبت رکھتے ہیں۔[۹۳]

شراب اور جوئے کی حرمت: [آیت:۹۰۔۹۳] اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندوں کو شراب نوشی اور جوئے بازی وغیرہ سے منع فرماتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شطرنج بھی ایک قسم کا جوا ہے۔ مجاہد اور طاؤس سے مروی ہے کہ ہر چیز جس میں قمار کا لگاؤ ہو جوا ہے حتیٰ کہ بچوں کا شرطیں لگا کر مٹکے یا کوڑیاں کھیلنا یہ سب جوا ہے۔ اسلام آنے تک یہ جواز مانہ جاہلیت میں خصوصیت کے ساتھ کھیلا جاتا تھا لیکن